سوال

(04) عیداور جمعہ دونوں جمع ہوں تو رخصت کس میں ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عیداور جمعہ دونوں جمع ہوں تو رخصت کس میں ہے اگر جمعہ میں رخصت ہے تو ظہر ادا نہ کرنے سے مواخذہ ہوگا یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عید وجمعہ کے مجتمع ہونے کے وقت ترک جمعہ کے لیے رخصت اور اجازت ہے اور ظہر کے لیے بھی یہی رخصت ہے۔ ابوداؤد ابن ماجہ میں زید بن ارقم سے مروی ہے۔ سالہ معاویۃ ھل شھدت مع رسول اللہ ﷺ عیدین اجتمعا قال نعم صلی العید اوّل النھار ثم رخص فی یوم الجمعۃ فقال من شاء ان یجمع فلیجمع یعنی زید سے معاویہ نے سوال کیا کہ تم کبھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایسی حالت میں حاضر ہوئے جب کہ عید اور جمعہ دونوں حاضر ہوئے ہوں انھوں نے اقرار کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے عید شروع میں ادا فرمائی پھر جمعہ کے لیے رخصت فرمائی۔ اور ابوداؤد میں عطا سے مروی ہے قال اجتمع یوم الجمعۃ ویوم الفطر علی عھد ابن الزبیر فقال عیدان اجتمعا فی واحد فصلی ھی رکعتین بکرۃ لم یزد علیھا حتی صلی العصر یعنی ابن زبیر کے زمانہ خلافت میں جمعہ و عید الفطر ایک روز جمع ہوئے انھوں نے کہا دو عیدیں ایک دن میں جمع ہوگئیں پس شروع دن میں دو رکعتیں پڑھیں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں پڑھا یہاں تک کہ نماز عصر ادا فرمائی۔ ابن زبیر کے اس فعل پر کسی صحابی سے انکار نہیں پایا گیا، امام شوکانی نیل الاوطار میں لکھتے ہیں قولہ لم یزد علیھا حتی صلّی العصر ظاھرہ انہ لم یصل الظھر وفیہ ان الجمعۃ اذا سقطت بوجہ من الوجوہ لم یجب علی من سقطت عنہ ان یصلی الظھر یعنی ظاہر ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابن زبیر نے ظہر بھی ادا نہیں فرمائی اس سے معلوم ہوا جب کسی وجہ شرعی سے جمعہ ساقط ہو جائے تو ظہر بھی واجب نہیں ہوتی کیوں کہ کسی دلیل سے ثابت نہیں۔ واللہ اعلم

مولانا عبدالجبار عمر پوری

(ارشاد السائلین الی المسائل الثلاثین)

توضیح الکلام :

جمعہ اور عید دونوں ایک دن جمع ہو جائیں تو جمعہ کی رخصت پر نص موجود ہے لیکن نماز ظہر کی رخصت پر کوئی نص نہیں۔ صرف عبداللہ بن زبیر کے واقعہ میں عدم ظہر کا احتمال ہے اور احتمالات میں بلا تعیین حجت نہیں ہوتی۔ عون المعبود شرح ابوداؤد میں ہے۔

فالجزم بان مذهب ابن الزبیر سقوط صلوۃ الظهر فی یوم الجمعۃ یکون عیداً علی من صلے صلوۃ العید لهذه الروایۃ غیر صحیح لاحتمال انه صلی الظهر فی منزله بل فی قول عطاء انهم صلوا وحدانا ای الظهر ما یشعر بانه لاقائل بسقوطه ولا یقال ان مراده صلوۃ الجمعه وحدانا فانها لا تصح الا بجماعۃ اجماعًا ثم القول بان الاصل فی یوم الجمعۃ صلوۃ الجمعۃ والظهر بدل عنها قول مرجوح بل الظهر هو الفرض الاصلی المفروض لیلۃ الاسراء والجمعۃ متاخرۃ فرضها ثم اذا فاتت وجب الظهر اجماعًا فهی البدل عنه وقد حققناه فی رسالۃ مستقلۃ انتهی کلام محمد بن اسماعیل الامیر۔ عون المعبود ۴۱۷، ج ۱

اس عبادت سے معلوم ہوا کہ ظہر اصل ہے اور جمعہ بدل ہے۔ جمعہ کی رخصت سے ظہر کی رخصت نہیں مطابق قول عطا کے، تمام صحابہ اور تابعین جو جمعہ کے لیے حاضر ہوئے تھے سب نے نماز ظہر الگ الگ پڑھی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب وعندہ علم الکتاب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 04 ص 52-53

محدث فتویٰ